الفضل

خطبہ نمبر

قادیان

یوم شنبہ

جلد ۳۳ | ۱۷ ماہ تبلیغ ۱۳۲۴ ہش | ۳ ربیع الاول ۱۳۶۴ھ | ۱۷ فروری ۱۹۴۵ء | نمبر ۴۲

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۶ ماہ تبلیغ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق آج ۷ بجے شام کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کو معدے کے مقام پر درد کی شکایت ہے۔ نقرس کے درد میں تخفیف ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ آج خطبہ جمعہ حضور نے پڑھا۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کو آج بخار تو نہیں ہے۔ البتہ ایک پھنسی کی وجہ سے تکلیف ہے۔ سر درد کی بھی شکایت ہے۔ احباب سیدہ موصوفہ کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

نوابزادہ میاں عبدالرحمٰن خان صاحب ابن حضرت نواب محمد علی خان صاحبؓ معہ بیگم صاحبہ و نوابزادہ الطاف علی خان صاحب آج مالیر کوٹلہ تشریف لے گئے ——— آج بعد نماز عصر فضل عمر ہوسٹل کے طلباء کی طرف سے مکرم مولوی نذیر احمد صاحب مبلغ مغربی افریقہ کے اعزاز میں دعوت چائے دی گئی۔ جس میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی شمولیت فرمائی۔ ہوسٹل یونین کے سکرٹری نے مولوی صاحب مکرم کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا۔ جواب میں مولوی صاحب نے تقریر کی۔ اور آخر میں حضرت امیر المومنین ایدہ

خطبہ جمعہ

دفتر دوم کے مجاہدین کے وعدوں کی میعاد میں اضافہ

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۹ ماہ تبلیغ ۱۳۲۴ ہش مطابق ۹ فروری ۱۹۴۵ء

مرتبہ۔ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیالگڑھی مولوی فاضل

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

تحریک جدید دفتر اول

کے وعدوں کا وقت تو گزر چکا ہے۔ اور اردو بولنے والوں کے لئے وعدوں کی جو میعاد مقرر تھی وہ میعاد ختم ہو چکی ہے۔ سوائے ایسے لوگوں کے وعدوں کے جو کسی وجہ سے اس تحریک کے گیارھویں سال کا علم ہی حاصل نہیں کر سکے۔ یا ان ممالک کے جن کی اصل زبان اردو نہیں ہے جیسے بنگال مدراس وغیرہ یا فوجی لوگ جن تک نہ تو اخبار پہنچتے ہیں۔ اور نہ ان کو ڈاک کے ذریعہ خطوط پہنچتے ہیں۔ کیونکہ ان کی ڈاک بھی بہت کچھ ضائع ہو جاتی ہے۔ گورنمنٹ نے انتظام تو بہت اعلیٰ کیا ہے۔ جس کی غرض یہ ہے۔ کہ

سپاہیوں کی ڈاک

ان تک پہنچتی رہے۔ اور وہ مطمئن رہیں لیکن پچھلے چار پانچ ماہ سے کثرت سے سپاہیوں کو شکایت پیدا ہو رہی ہے۔ کہ ان کو خطوط نہیں ملتے۔ کئی ایسے خطوط آئے ہیں۔ جن میں ان لوگوں نے شکوہ کیا ہے۔ کہ ہم نے کثرت سے خطوط لکھے ہیں۔ لیکن ہمیں ان کا جواب نہیں ملا۔ اور واقعہ یہ ہے۔ کہ دونوں طرف سے خط و کتابت ہوتی رہی ہے۔ لیکن نہ ان کے خطوط ان کے ماں باپ یا رشتہ داروں تک پہنچے ہیں۔ اور نہ ہی ان کے ماں باپ یا رشتہ داروں کے یا ہمارے خطوط ان تک پہنچ سکے ہیں۔ نہ معلوم اس کی کیا وجہ ہے۔ شائد سپاہیوں کے دور دور پھیل جانے کی وجہ سے ایسا ہوا ہے۔ یا اس وجہ سے کہ وہ ڈاک کے مرکز سے یعنی جہاں ان کا بیس ہے۔ اس سے دور چلے گئے ہیں۔ یا دہلی کے ڈاکخانہ میں کوئی نقص ہے۔ یا اور کوئی وجہ ہے۔ بہرحال پہلے یہ نقص نہیں تھا۔ لیکن اب چار پانچ ماہ سے کثرت سے یہ شکایت پیدا ہو رہی ہے۔ کہ

سپاہیوں کے خطوط

ان کے بال بچوں کو نہیں مل رہے۔ اور اگر مل جاتے ہیں۔ تو فوجیوں کو ان کا جواب نہیں ملتا۔ حالانکہ جواب لکھا جاتا ہے۔ پس ایسے حالات میں فوجیوں کو

کم از کم اپریل تک

وعدہ بھجوانے کی اجازت ہوگی۔ اور اگر یہ ثابت ہوا۔ کہ ان تک خطوط پہنچنے میں دقت پیدا ہو رہی ہے۔ تو پھر بعد میں بھی اجازت ہوگی۔ یا غیر ممالک کے لوگ ہیں۔ جن کے وعدوں کی میعاد گزشتہ سالوں میں بھی جون تک مقرر ہوتی تھی۔ اس سال بھی ان کے لئے

جون تک میعاد

مقرر ہے۔ وہ جون کے آخر تک اپنے وعدے بھیج سکتے ہیں۔ کیونکہ وہاں کے لوگوں تک اطلاعات پہنچنا۔ اور پھر ہمارے سلسلہ کے کارکنوں کا ہر جگہ یہ اطلاع پہنچا کر لوگوں سے وعدے لینا مشکل ہوتا ہے چنانچہ امریکہ کے نویں سال کے وعدے جولائی کے چلے ہوئے ہمیں اکتوبر کے آخر یا نومبر کے شروع میں آکر ملے تھے۔ پس ان لوگوں کے سوا باقی لوگوں کے وعدوں کی میعاد ختم ہو چکی ہے۔ مگر دفتر دوم کے متعلق چونکہ ہم نے نئے سرے سے

ایک اور پانچہزاری فوج

قائم کرنی ہے۔ اس لئے اس کی میعاد کو ابھی ختم نہیں کیا جاتا۔ جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آہستہ آہستہ اس تحریک کی بنیاد ایسے رنگ میں رکھدی ہے۔ کہ اس کے ذریعہ ہمیشہ ہمیش کے لئے تبلیغی مشنوں کی جڑیں مضبوط کر دی جائیں۔ جماعت کے وہ دوست جنہوں نے پہلے دس سالوں میں حصہ لیا تھا ان میں سے اکثر

انیس سال کی سکیم

میں شامل ہو چکے ہیں۔ اور انہوں نے گیارھویں سال کے وعدے لکھوا دیئے ہیں۔ اور جو باقی ہیں۔ وہ ایسے ہیں جو دوسرے ممالک میں ہیں۔ یا جو فوج میں ہیں۔ یا ایسے صوبوں میں ہیں۔ جن کی زبان اردو نہیں۔ اور کچھ لوگ ایسے بھی ہیں۔ جو غالباً دس سال کے بعد حصہ لینا چھوڑ بیٹھے ہیں۔ اور وہ یہ سمجھتے ہیں۔ کہ دس سال حصہ لینے کے بعد اب ضروری نہیں رہا۔ کہ گیارھویں سال میں بھی ہم حصہ لیں۔ اول تو پہلے دس سالوں میں حصہ لینا بھی فرض نہیں تھا۔ بار بار میں بتا چکا ہوں۔ کہ یہ تو

طوعی چندہ

ہے۔ جس کی مرضی ہو اس میں شامل ہو۔ اور جس کی مرضی نہ ہو وہ شامل نہ ہو تو بقیہ نو سال حصہ لینا تو اور بھی طوعی ہے۔ کیونکہ جو دس سالہ میعاد مقرر کی گئی تھی۔ وہ ختم ہو چکی ہے۔ باقی جیسے میں نے بتایا تھا۔ اگر کوئی صاحب توفیق ہے۔ اور اس کے دل میں خدا تعالیٰ کی محبت اور اسلام کی خدمت کا جذبہ پایا جاتا ہے۔ تو طوعی کہنا تو الگ رہا۔ اگر لوگ اس کے رستہ میں روک بن کر کھڑے ہو جائیں۔ تب بھی وہ راستہ نکال کر ضرور اس میں حصہ لے گا۔ کیونکہ اس کے دل میں جو محبت خدا تعالیٰ کی پائی جاتی ہوگی۔ اس محبت کی وجہ سے کوئی چیز اس کو

ایڈیٹر: غلام نبی

اسلام کی خدمت کا کام

کرنے سے روک نہیں سکیگی۔ دنیا میں مختلف قسم کے کام ہوتے ہیں۔ کوئی کام جبری ہوتا ہے۔ لیکن وہ جبری۔ سیاسی جبری نہیں ہوتا جیسے ماں باپ اپنے بچوں سے کام لیتے ہیں۔ کوئی کام طاقت سے کروایا جاتا ہے جیسے کسی کو مار پیٹ کر اس سے کام کرایا جائے۔ کوئی کام سیاسی جبری ہوتا ہے۔ کہ اگر کوئی اس کام کو کرنے سے انکار کرے تو اسے قید میں ڈالا جاتا ہے۔ لیکن دینی کام تو ہمیشہ طوعی ہی رہے ہیں اور طوعی ہی رہینگے۔ اور طوعی کاموں میں ہی برکتیں ہوتی ہیں۔ مار مار کر کسی کو نماز پڑھانا نماز پڑھنے والے کے لئے فائدہ مند نہیں ہوتا۔ وہ نماز جس میں کھڑے ہو کر وہ یہ سوچتا رہے کہ مجھے فلاں نے مار کر نماز پڑھوائی ہے۔ ورنہ میں کیوں پڑھتا تو اس کی نماز نماز نہیں ہوگی۔

حضرت بابا نانک

کے متعلق ایک بات مشہور ہے نہ معلوم وہ کہاں تک سچی ہے۔ لیکن وہ بڑی اچھی بات ہے۔ غالباً پشاور کی کسی مسجد میں باباصاحب نے امام کے پیچھے نماز پڑھنی شروع کی۔ اور پھر تھوڑی دیر کے بعد نماز توڑ کر الگ پڑھنی شروع کردی۔ سلام پھیرنے کے بعد امام نے پوچھا کہ آپ نے جماعت کے ساتھ نماز توڑ کر الگ نماز کیوں شروع کردی۔ یہ تو آپ نے نہایت نادرست اور تقویٰ کے خلاف کام کیا ہے۔ انہوں نے جواب دیا کہ میں کمزور آدمی ہوں آپ کے پیچھے نماز کس طرح پڑھ سکتا تھا۔ بات یہ تھی کہ نماز پڑھاتے وقت امام کے دل میں جو خیالات گزر رہے تھے وہ باباصاحب پر کشف میں ظاہر ہو گئے۔ امام جب نماز پڑھانے کے لئے گھر سے آیا تو وہ یہ سوچ رہا تھا کہ میرا گزارہ امامت سے نہیں ہوتا کوئی اور کام کرنا چاہئیے۔ اس نے سوچا کہ جو قافلہ تجارت کرنے کے لئے یہاں سے بخارا جارہا ہے کسی سے کچھ روپیہ قرض لیکر اس کا سامان خرید کر بخارا بھیج دوں۔ اس سامان کو فروخت کر کے وہاں سے کوئی اور سامان خرید لائینگے۔ اسے یہاں فروخت کر کے اس کا پھر اور سامان خرید کر بخارا بھیجونگا۔ اور پھر وہاں سے اس کا اور سامان اور قالین وغیرہ منگواؤنگا۔ اور پھر کچھ سامان بنگال وغیرہ کی طرف بھیجونگا۔ اور اس طرح تجارت کر کے بہت سا روپیہ کماؤنگا۔ تو یہ خیالی سکیم بناتا ہوا وہ گھر سے آیا۔ اور جب نماز میں کھڑا ہوا تو وہی خیالات دماغ میں جاری رہے۔ منہ سے کہہ رہا تھا الحمد للہ رب العالمین اور دماغ کبھی قالین خریدنے بخارا جارہا تھا۔ اور کبھی بنگال کی طرف تجارت کرنے جارہا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے کشف میں یہ نظارہ باباصاحب کو دکھا دیا اور انہوں نے امام کے پیچھے نماز چھوڑ کر الگ پڑھنی شروع کردی۔ اور جب امام نے پوچھا کہ آپ نے ایسا کیوں کیا ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ حضرت آپ تو قوی آدمی ہیں۔ آپ نے لمبے لمبے سفر شروع کر دیئے میں کمزور آدمی ہوں۔ آپ کے پیچھے پیچھے مجھ سے بخارا اور بنگال نہیں جایا جاتا اس لئے میں نے الگ نماز پڑھ لی۔ تو انسان اپنے جذبات میں اسی طرح بہنے کا عادی ہوتا ہے۔ جس کو مار پیٹ کر نماز پڑھائی جائیگی۔ اس کے دل میں خدا تعالیٰ کا خیال آئیگا کس طرح۔ اس کے دل میں تو شکوے گلے چلتے چلے جائینگے کہ فلاں شخص نے مجھے

مار کر نماز پڑھائی

ورنہ میں کیوں پڑھتا۔ نماز تو اسی کی ہوگی جو اللہ تعالیٰ کی محبت سے پڑھیگا جو اللہ تعالیٰ کی محبت سے نماز پڑھیگا اس کے دل میں الٰہی محبت کے خیالات پیدا ہونگے اور خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کی خواہش اس کے دل میں سوز و گداز پیدا کرے گی۔ اور اس کی وجہ سے وہ زیادہ سے زیادہ خدا تعالیٰ کی طرف جھکے گا۔ ورنہ یہ چیز اگر اس کے دل میں نہیں ہوگی۔ تو اس کے دل میں جس قسم کے خیالات ہونگے۔ نماز میں بھی وہ خیالات اسے اپنی طرف کھینچ لینگے۔ امام بیشک الحمد للہ رب العالمین اور مالک یوم الدین پڑھ رہا ہوگا۔ مگر یہ اس کے پیچھے کھڑا اپنے خیالات کی دنیا میں بہتا چلا جائیگا۔ اور اس کی نماز صرف

ظاہری نماز

ہوگی باطنی نہیں ہوگی۔ پس دین کے ایسے کام جو جبر سے کرائے جائیں وہ کبھی بھی نفع رساں نہیں ہوتے۔ بچوں پر جبر کرنا بیشک جائز ہوتا ہے۔ تاکہ انہیں عادت ڈالی جائے۔ بچے کے ماں باپ اگر اس پر جبر کر کے نماز پڑھاتے ہیں۔ یا بورڈنگ کا سپرنٹنڈنٹ جبر کر کے نماز پڑھاتا ہے۔ تو وہ نماز بچے کی نماز نہیں ہوتی بلکہ اس کے ماں باپ یا بورڈنگ کے سپرنٹنڈنٹ کی ہوتی ہے۔ جب تک بچے کے دل میں یہ احساس پیدا نہیں ہوتا۔ کہ میں خدا کے لئے نماز پڑھتا ہوں اس وقت تک اگر اس کے ماں باپ اس کو نماز پڑھاتے ہیں تو اس کا ثواب اس کے ماں باپ کو ملیگا۔ اور اگر بورڈنگ کا سپرنٹنڈنٹ نماز پڑھاتا ہے۔ تو اس نماز کا ثواب سپرنٹنڈنٹ کو ملے گا۔ اور اگر اس بچے کے ماں باپ اس کو نماز پڑھانے میں کوتاہی کرتے ہیں۔ یا سپرنٹنڈنٹ نماز پڑھانے میں کوتاہی کرتا ہے تو بچے سے پرسش نہیں ہوگی کہ تم نے نماز کیوں نہیں پڑھی۔ بلکہ اس کے ماں باپ یا سپرنٹنڈنٹ سے پرسش ہوگی کہ کیوں تم نے نماز نہیں پڑھی۔ یعنی کیوں تم نے بچے سے نماز نہیں پڑھوائی۔ لیکن جس وقت

بچے کے دل میں احساس

پیدا ہوجائے گا میرا ایک مالک اور آقا ہے۔ اور میں نے اس کی عبادت کرنی ہے۔ اور اس سے اپنے تعلقات بڑھانے ہیں۔ اور اس کی محبت کو اپنے دل میں پیدا کرنا ہے اس وقت سے اس کی نماز اس کی ہوجاتی ہے۔ خواہ اس کی عمر چار پانچ سال کی ہو۔ یا دس سال کی ہو یا بارہ سال کی ہو۔ جس وقت یہ احساس پیدا ہوجائیگا اس وقت سے اس کی نماز ہوگی۔ اس سے پہلی اس کی نماز نہیں بلکہ اس کے ماں باپ یا بورڈنگ کے سپرنٹنڈنٹ کی نماز ہوگی یہ میں اس لئے کہتا ہوں کہ اس وقت بچے میرے سامنے بیٹھے ہیں۔ یہ میں تعین نہیں کرتا کہ

بچے کی نماز

کس وقت سے شروع ہوتی ہے۔ کیونکہ بعض بچے بڑے ذہین ہوتے ہیں۔ اور بعض کم ذہین ہوتے ہیں۔ بعض بچے چودہ پندرہ سال کے ہو کر بھی ایسے ہوتے ہیں جیسے پانچ چھ سال کا بچہ۔ اور بعض پانچ چھ سال کے بچے ایسے ذہین ہوتے ہیں۔ جیسے چودہ پندرہ سال کا نوجوان۔ اور بعض ایسے بھی ہوتے ہیں جو چھ سات سال کی عمر میں اٹھارہ انیس سال کی عمر والوں سے بھی زیادہ ذہین اور زیادہ عقلمند ہوتے ہیں۔

امام شافعیؒ

کی نسبت آتا ہے۔ وہ کہتے تھے میں چھ سات سال کی عمر کا تھا جبکہ اچھی طرح قرآن مجید سمجھنے لگ گیا تھا۔ اور وہ نو سال کے تھے جب انہوں نے گھر کی تعلیم ساری حاصل کرلی۔ اور بارہ تیرہ سال کی عمر میں امام مالک کے پاس جاکر ان کے شاگرد ہوگئے۔

امام مالکؒ

نے اپنے شاگردوں کو حکم دے رکھا تھا کہ جب وہ مجلس میں سبق پڑھنے کے لئے آئیں تو کاپیاں اور قلم دوات لیکر آئیں اور جو سبق میں انہیں پڑھاؤں اسے لکھیں۔ جب امام شافعیؒ وہاں پہنچے تو سینکڑوں شاگرد امام مالکؒ کے گرد گھیرا ڈال کر بیٹھے تھے۔ یہ ان میں سے گذر کر آگے آکر بیٹھ گئے کسی نے انہیں بچہ ہونے کے لحاظ سے کچھ نہ کہا کہ بچہ ہے جہاں چاہے بیٹھ جائے۔ دو تین دن بیٹھے رہے امام مالکؒ کی نظر ان پر پڑی تو انہوں نے کہا بچے تم یہاں کیا کرتے ہو۔ کہنے لگے میں آپ کا شاگرد بنا ہوں اور سبق پڑھتا ہوں۔ امام مالکؒ نے کہا سبق۔ تم نے سبق کیا پڑھنا ہے۔ یہ دوسرے لوگ جو سبق پڑھ رہے ہیں قلم دوات اور کاپیاں ان کے پاس ہیں اور وہ سبق ساتھ کے ساتھ لکھتے جارہے ہیں۔ مگر میں دیکھ رہا ہوں کہ تم لکھتے لکھاتے کچھ نہیں تم کیا سبق پڑھو گے۔ امام شافعیؒ نے جواب دیا۔ کہ ان کو لکھنے کی حاجت ہوگی۔ اسلئے یہ لکھتے ہیں۔ مجھے لکھنے کی حاجت نہیں۔ امام مالکؒ نے سمجھا بچپن کی شوخی کی وجہ سے ایسی بات کرتا ہے لیکن امام شافعیؒ نے ان سے کہا کہ اگر آپ کو یقین نہیں آتا تو تجربہ کر لیجئے۔ ابھی جب آپ ایک شخص کو دوں سے سبق سنیں گے۔

تو میں آپ کو بتاتا جاؤنگا۔ امام مالک باقاعدہ اپنے شاگردوں سے سبق سنا کرتے تھے۔ کہ کل مَیں نے کیا بیان کیا تھا۔ جب انہوں نے ایک شاگرد سے سننا شروع کیا۔ تو امام شافعی نے اس کو ٹوکنا شروع کیا۔ پیشتر اس کے کہ امام صاحب اس شاگرد کی غلطی نکالتے۔ امام شافعی اسے ٹوک دیتے۔ کہ یوں نہیں امام صاحب نے یوں بتایا تھا۔ اور وہ ٹھیک ہوتا۔ یہ دیکھ کر امام مالک نے کہہ دیا کہ تم کو یہ شرط معاف ہے۔ تم کو کاپی اور قلم دوات کی ضرورت نہیں۔ لیکن ہر آدمی تو شافعی نہیں بن جاتا۔ ہر شخص الگ الگ ذہن کا مالک ہوتا ہے۔ اس لئے ہم نہیں کہہ سکتے۔ کہ کونسی عمر میں بچہ کی نماز اس کی نماز ہوتی ہے۔ اگر اس کے دل میں یہ احساس پیدا ہو چکا ہے۔ کہ مَیں

خدا کی نماز

پڑھتا ہوں۔ اگر اس کے دل میں یہ احساس پیدا ہو چکا ہے۔ کہ نماز کا چھوڑ دینا اس سے زیادہ خطرناک ہے۔ جتنا کہ مر جانا۔ اگر اس کے دل میں یہ احساس پیدا ہو چکا ہے۔ کہ نماز کے ذریعہ میں خدا تعالےٰ کا قرب حاصل کروں۔ تو جس عمر میں بھی یہ احساس پیدا ہو جائے اس عمر میں اس کی نماز اس کی ہو جاتی ہے ماں باپ یا سپرنٹنڈنٹ کی نماز نہیں رہنی چاہیئے۔ چار پانچ سال کے بچے کے دل میں یہ احساس پیدا ہو جائے۔ تو یہ بات اس کے متعلق نہیں۔ کہ اس کی نماز اپنی نماز نہیں ہوتی۔ بلکہ اس کے متعلق ہے۔ جس کے دل میں یہ خیال پیدا نہیں ہوا۔ کہ مَیں خدا کی نماز پڑھتا ہوں۔ بلکہ ماں باپ نے کہا کہ جا نماز پڑھ تو میں نے نماز پڑھی۔ جس کی حالت یہ ہو۔ کہ اگر کوئی اسے روکے کہ نماز نہیں پڑھنی۔ اور خواہ اس پر سختی کی جائے۔ اور اس کو زخمی کر دیا جائے۔ اور اسے گھسٹ کر جا کر نماز پڑھنی پڑے تو بھی وہ نماز نہ ترک کرے۔ تو اس کی نماز اس کی نماز ہے۔ خواہ یہ خیال تین چار سال کے بچہ میں پیدا ہو جائے۔ بہر حال میں یہ بتا رہا تھا۔ کہ

دینی کام ہمیشہ طوعی ہی ہوتے ہیں

جب عبادات میں بھی وہی عبادت فائدہ مند ہوتی ہے۔ جو طوعی ہو۔ اور دل کی محبت کے ساتھ کی جائے۔ تو یہ چندے تو اس سے زیادہ طوعی ہیں۔ پس تحریک جدید کا ابتدائی دور بھی طوعی تھا۔ اور یہ دَور بھی طوعی ہے۔ ہر شخص جو

خدا تعالےٰ کی محبت اور اسلام کی خدمت

کے لئے اس میں حصہ لیتا ہے۔ خدا تعالےٰ اس کی قربانی کو قبول کریگا۔ اور اسے اپنی طرف بڑھنے کا موقعہ دیگا۔ اور ہر وہ شخص جو کسی مجبوری کی وجہ سے حصہ نہیں لیتا۔ مگر اس کا دل چاہتا ہے۔ کہ حصہ لے۔ تو خدا تعالےٰ اس کی دلی خواہش اور کوشش کو ضائع نہیں کریگا۔ اور اس کے لئے ان برکتوں میں حصہ لینے کے سامان پیدا کر دیگا۔ لیکن ہر وہ شخص جس کے دل میں اسلام کی محبت نہیں رہی۔ اور باوجود طاقت رکھنے کے اور دیکھنے کے کہ مجھ سے زیادہ غریب آدمی حصہ لے رہے ہیں۔ وہ حصہ نہیں لیتا۔ اور سمجھتا ہے۔ کہ اس میں حصہ لینا طوعی ہے اور ہمیں کوئی مجبور نہیں کرتا۔ کہ ہم اس میں ضرور حصہ لیں۔ تو وہ شخص اپنی عاقبت کا خود ذمہ وار ہے۔ ہم نہ اس کے ٹھیکیدار ہیں اور نہ ذمہ وار۔ اگر وہ سمجھتا ہے۔ کہ خدا کے پاس اس کے اعمال کا بڑا ذخیرہ پڑا ہے۔ اور زیادہ اعمال کی مجھے ضرورت نہیں۔ تو وہ بے شک مطمئن ہو۔ لیکن اگر خدا کے سامنے اس کے

ذخیرہ اعمال

میں سے بہت سے اعمال کھوٹے بھی ہیں۔ تو پھر اگر یہ طوعی اعمال کو ضائع کرتا ہے۔ تو اس سے زیادہ قابل افسوس اور قابل حسرت حالت میں اور کون ہو سکتا ہے۔

تو یہ جو

طوعی چندوں کا سلسلہ

ہے۔ اس میں اکثر دوستوں نے حصہ لے لیا ہے۔ گو اس وقت تک اس رقم کی مقدار اتنی تو نہیں جتنی ایک سال کے لئے ضرورت ہے جیسا کہ میں نے بتایا تھا تبلیغی مشنوں کو چلانے کے لئے ہمیں اڑھائی لاکھ روپیہ سالانہ کی ضرورت ہے۔ لیکن کل تک جو رپورٹ میرے پاس آچکی ہے اس کے حساب سے دو لاکھ پندرہ ہزار کے وعدے آچکے ہیں۔ چونکہ ابھی بیرونجات سے وعدے آنے ہیں۔ اور فوجیوں کی طرف سے بھی اور ان علاقوں کی طرف سے بھی ابھی وعدے آنے ہیں۔ جن کی اصلی زبان اردو نہیں ہے۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ غالباً دو لاکھ تیس ہزار روپیہ سے کر دو لاکھ ساٹھ ہزار روپیہ تک کوئی رقم ان وعدوں کی ہو جائے گی۔ اور اللہ تعالےٰ کے فضل سے نوں سال تک تبلیغی سکیم کے چلانے کا امکان پیدا ہو گیا ہے۔ اس عرصہ میں ہم نے تحریک جدید دفتر دوم کی

دوسری پانچہزاری فوج کا انتظام

کرنا ہے۔ پہلی فوج کا انتظام زیادہ مشکل نہیں تھا۔ اس لئے کہ جماعت ساری کی ساری خالی پڑی تھی۔ اور اس میں سے لوگ چننے تھے۔ جیسے پہلی دفعہ بھرتی ہوتی ہے۔ تو آسانی سے آدمی مل جاتے ہیں۔ لیکن دُوسری دفعہ بھرتی مشکل ہوتی ہے۔ کیونکہ بہت سارے آدمی بھرتی ہو چکے ہوتے ہیں۔ اسی طرح تحریک جدید کی

پہلی پانچہزاری فوج

کا تیار کرنا آسان تھا۔ کیونکہ جماعت کے سب آسودہ حال آدمی بار سے خالی تھے لیکن اب دوسری پانچہزاری فوج کا تیار کرنا مشکل ہے کیونکہ اب اکثر مالدار اور بہت سارے درمیانہ طبقہ کے لوگ پہلی تحریک میں شامل ہو چکے ہیں اور اس کی وجہ سے اب دوسری نئی فوج بنانا پہلی فوج کی طرح آسان نہیں مشکل ہے لیکن اس عرصہ میں کئی نئے احمدی بھی آئے ہیں۔ اور کئی بچے بھی جوان ہو چکے ہیں۔ اور ابھی نو سال تک پہلی پانچہزاری فوج نے بوجھ اٹھانا ہے۔ اور نو سال کے بعد اس دوسری پانچہزاری فوج نے بوجھ اٹھانا ہوگا۔ تو یہ

نو سال کا عرصہ

اس دوسری فوج کو منظم کرنے کے لئے بڑا ہے پس ہمیں چاہیئے کہ کوشش کر کے اس نئی پانچہزاری فوج کو تیار کریں۔ کئی نئے احمدی ہوئے ہیں۔ کئی بچے تھے جو اب جوان ہو چکے ہیں۔ یا بعض کمزور آدمی جو پہلی تحریک میں شامل نہیں ہوئے تھے۔ وہ اب اس دور میں شامل ہوں جب انسان کے دل میں نیکی ہوتی ہے۔ تو وہ نیکی انسان سے بعض دفعہ

کمزوری کے بعد طاقت کے زمانہ سے بھی زیادہ کام

کرا دیتی ہے۔ چنانچہ میں نے دیکھا ہے۔ کہ اس دوسری پانچ ہزاری فوج میں بعض ایسے آدمی شامل ہوئے ہیں۔ جن کی مالی حیثیت پہلے سے خراب ہے۔ وُہ پہلے دَور میں پانچ روپے دیکر شامل ہو سکتے تھے۔ لیکن وہ اس وقت شامل نہ ہوئے۔ اور اب ان کے دل میں افسوس پیدا ہوا۔ کہ ہم نے پہلے دَور کا وقت گزار دیا۔ اور ہم سے سستی ہوئی۔ کہ ہم اس میں شامل نہ ہوئے اب ہم ایک ماہ کی آمد دے کر

نئے دَور میں شامل

ہوتے ہیں۔ جب ان سے پانچ روپے مانگے گئے۔ تو انہوں نے نہیں دیئے۔ لیکن اب بچاس روپے کا مطالبہ کیا گیا۔ تو انہوں نے دے دیئے۔ حالانکہ ان کی مالی حالت پہلے سے خراب ہے۔ اب ان کے دل میں افسوس پیدا ہوا۔ کہ کاش ہم پہلے دَور میں شامل ہو جاتے اور اس میں ہمارا نام آجاتا۔ مگر ہم پہلے دَور میں شامل نہ ہوئے۔ اب اس کا کفارہ یہ ہے کہ زیادہ روپے دے کر اس دوسرے دَور میں شامل ہوں۔ اسی طرح اب جو دوسرے دور میں شامل نہیں ہونگے۔ ان میں سے کئی ہونگے جو تیسرے دَور میں شامل ہونگے۔ اور ان کے دل میں افسوس پیدا ہوگا۔ کہ ہم دوسرے دور میں کیوں شامل نہ ہوئے۔ اور اس وقت اگر ان سے اس سے بھی زیادہ رقم کا مطالبہ کیا جائیگا۔ تو وہ زیادہ دے کر

تیسرے دَور میں شامل

ہو جائینگے۔ اور اس تحریک کو آہستہ آہستہ خدا تعالےٰ ایسی شکل دے دیگا۔ کہ جب تک ہماری جماعت زندہ ہے۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے اس تحریک کے ذریعہ ہمیشہ ہمیش کے لئے تبلیغ کا راستہ کھلتا چلا جائیگا۔ کیونکہ ہر نو سال کے بعد دوسری پانچہزاری فوج پہلی فوج کی جگہ لینے کے لئے آجائیگی۔ دس سال تک ہر پانچ ہزاری فوج

تبلیغ کے اخراجات

کا بوجھ اٹھائے گی۔ اور نو سال تک اس کا چندہ ریزرو فنڈ میں جمع ہوتا رہیگا۔ آج جس دوسری پانچ ہزاری فوج کا میں نے اعلان کیا ہے۔ اس نے نو سال کے بعد کام شروع کرنا ہے۔ اور اس کے بعد دس سال تک بوجھ اٹھانا ہے نو سال تک اسکا جو چندہ ہوگا وہ ریزرو فنڈ میں جمع ہوتا رہیگا

جس کی غرض یہ ہوگی کہ اگر نو سال کے بعد اس دوسری فوج نے پورا بوجھ اٹھا لیا تو پھر اس رقم سے ریزرو فنڈ کو اور مضبوط کیا جائیگا۔ اور اگر خدا نخواستہ اس کی رقم اڑھائی لاکھ کی نہ بنتی ہو۔ تو پھر اس جمع شدہ رقم سے اس کمی کو پورا کیا جائیگا۔ اس کے بعد پھر اور بچے جوان ہوجائینگے اور کئی نئے احمدی بھی ہونگے۔ بعد ان کے لئے

دینی کاموں کے لئے قربانی

میں حصہ لینا اسی طرح ضروری ہوگا۔ جیسے ہمارے لئے ضروری ہے۔ جس طرح جو مبلغین آج تبلیغ کے لئے جائینگے آج سے کچھ سال بعد اور نوجوان مبلغین کی ضرورت ہوگی۔ جو ان کی جگہ لیں اسی طرح دوسری پانچ ہزاری فوج نو سال کے بعد روپے کا بوجھ اٹھائیگی۔ اور دس سال تک اٹھاتی چلی جائیگی اور آج سے نو سال کے بعد جب یہ فوج بوجھ اٹھالیگی تو پھر تیسری فوج آگے آئیگی جو نو سال تک اپنا چندہ ریزرو فنڈ میں جمع کرے گی۔ اور جب دوسری فوج کی قربانی کی میعاد ختم ہوجائیگی تو پھر دس سال تک یہ تیسری فوج اس بوجھ کو اٹھائیگی اور اللہ تعالیٰ چاہے تو اس صورت میں یہ سلسلہ قیامت تک چلتا چلا جائیگا۔ پس یہ ایک ایسی تحریک ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے اس کے ذریعہ

تبلیغ کی جڑیں

مضبوطی کے ساتھ قائم کردی گئی ہیں آج سے دس سوا دس سال پہلے جب میں نے اسی ممبر سے تحریک جدید کا اعلان کیا تھا اس وقت میرے وہم و گمان میں بھی یہ سکیم نہیں تھی جو آج میرے ذہن میں ہے۔ اسی طرح جیسا کہ میں نے بتایا ہے اس سکیم کیلئے اگر آج اڑھائی لاکھ روپیہ سالانہ کا بجٹ ہے تو کچھ عرصہ کے بعد پانچ لاکھ۔ پھر دس لاکھ۔ پھر بیس لاکھ پھر چالیس لاکھ پھر اسی لاکھ پھر کروڑ اور پھر دو کروڑ اور پھر چار کروڑ روپیہ سالانہ بجٹ کی ضرورت ہوگی (کیونکہ پانچ ہزاری مبلغوں کی فوج کا خرچ چار کروڑ ہوتا ہے) کیونکہ ہم نے

ساری دنیا میں تبلیغ

کرنی ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ انگلستان کی ایک مشنری انجمن کا بجٹ ایک کروڑ روپیہ سالانہ ہے اور باقی ممالک کی انجمنیں اس کے علاوہ ہیں۔ جب ہم نے ان سب کا مقابلہ کرنا ہے تو ہم کو بھی ہزاروں مبلغ اور کروڑوں روپے کے بجٹ کی ضرورت ہوگی گو ابھی وہ وقت نہیں آیا مگر تحریک جدید نے اس کی بنیاد رکھدی ہے۔ اور جیسا کہ میں نے بتایا ہے۔ تین قسم کی آمدنیاں تبلیغ کیلئے پیدا ہونگی۔ ایک آمدن جائداد کی جو اس طرح محفوظ رکھی جائیگی۔ کہ تبلیغی سلسلہ کو وسیع کرنے میں کام آئے۔ دوسرا حصہ آمدن کا وہ ہے جو ہر پانچ ہزاری فوج دس سال تک مہیا کریگی جو ساتھ کے ساتھ خرچ ہوگا۔ اور تیسرا حصہ آمدن کا وہ ہے۔ جو ہر پانچ ہزاری فوج نو سال تک ایسے زمانہ میں پیدا کریگی۔ جبکہ پہلی پانچ ہزاری فوج بوجھ اٹھائے ہوئے ہوگی۔ جو یا تو ریزرو فنڈ میں جائیگا یا اگر خدا نخواستہ کوئی پانچ ہزاری فوج دس سال پورا بوجھ نہ اٹھا سکی تو کمی پوری کرنے میں خرچ ہوگا۔ پس یہ

تین ذرائع آمدنی کے

ہیں۔ اور تینوں کو ہم نے پورا کرنا ہے ہماری پہلی پانچ ہزاری فوج نے خدا تعالیٰ کے فضل سے دس سالہ دور کو کامیابی سے نبھایا ہے میں امید کرتا ہوں اور

دعا

بھی کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ ان کی دس سالہ قربانی کے بدلہ ان کو توفیق دے کہ آئندہ نو سال میں اپنے اخلاص اور محبت اسلام کے جذبہ کو اعلیٰ دکھاتے ہوئے اس دور کو کامیابی کے ساتھ ختم کریں اس کے بعد دوسری پانچ ہزاری فوج کو خدا تعالیٰ کھڑا کردے اور لاکھوں لاکھ آدمی نئے جماعت میں داخل ہوکر اور ہزاروں ہزار بچے جوان ہوکر اس بوجھ کو اٹھالیں اس وقت تک دفتر دوم کے تیس ہزار سے زیادہ کے وعدے آچکے ہیں مگر میں نے بتایا ہے کہ اس سکیم کو چلانے کیلئے اڑھائی لاکھ روپیہ سالانہ کی ضرورت ہے۔ اس لئے میں تحریک جدید کے دور ثانی یعنی دفتر دوم والوں کے وعدوں کی میعاد کو ختم نہیں کرتا۔ دفتر اول والوں کی میعاد تو ختم ہوچکی ہے۔ لیکن دفتر دوم والوں کیلئے

دو ماہ کی میعاد اور

بڑھاتا ہوں یعنی سات اپریل تک وہ اپنے وعدے بھجوا سکتے ہیں۔ اس عرصہ میں دفتر اول والوں کو بھی چاہئیے کہ جہاں انہوں نے انیس سال تک قربانی کرنے میں حصہ لیا ہے وہاں اس رنگ میں بھی وہ دائمی ثواب حاصل کریں کہ دفتر اول کا ہر مجاہد یہ کوشش کرے کہ دفتر دوم میں حصہ لینے والا ایک مجاہد کھڑا کرے اس طرح دفتر دوم والوں کا ثواب دفتر اول والوں کو بھی ملتا رہیگا۔ پھر دفتر دوم والے آگے دفتر سوم والوں کو کھڑا کریں گے اور اس طرح دفتر اول والوں کے ثواب کا سلسلہ چلتا چلا جائیگا۔ اور جہاں ان کو اپنے روپے کا ثواب ملیگا ساتھ ہی دفتر دوم اور دفتر سوم والوں کے روپیہ کا ثواب بھی ملتا رہیگا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ جو شخص کسی

دوسرے کو نیکی کی تحریک

کرکے اسے نیکی پر قائم کرتا ہے۔ تو اس نیکی کا ثواب تحریک کرنے والے کو بھی ہوتا ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس فتویٰ کے مطابق جب دفتر اول والے کوشش کرکے دفتر دوم کیلئے آدمی تیار کرینگے۔ تو خدا تعالیٰ دفتر اول والوں کو دفتر دوم والوں کے ثواب میں بھی شامل کریگا۔ تو یہ دو ماہ کی مہلت میں اس لئے دیتا ہوں کہ ہر دفتر اول والے کو چاہئیے کہ وہ تحریک کرکے کم از کم ایک آدمی دفتر دوم میں حصہ لینے کے لئے کھڑا کرے۔ اسی طرح جو لوگ دفتر دوم میں شامل ہوچکے ہیں ان کو چاہئیے کہ دوسرے لوگوں میں تحریک کرکے اس تعداد کو بڑھائیں اور ان کو کوشش کرنی چاہئیے کہ یہ پانچ ہزار کی تعداد پوری ہوجائے۔ پہلے بھی اللہ تعالیٰ کے اختیار میں تھا کہ اس نے دور اول کی تکمیل کیلئے رستہ کھولدیا۔ اور اب بھی

اللہ تعالیٰ کے اختیار میں

ہے۔ کہ وہ اپنے فضل سے لوگوں کے دلوں کو کھولدے اور دور ثانی کی تکمیل کے سامان پیدا کردے میں دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ ہمارے نئے آنے والے بھائیوں اور پچھلی نسلوں کو جنہوں نے پہلے دور میں حصہ نہیں لیا۔ یا جن کو توفیق نہیں ملی کہ وہ دور اول میں حصہ لیں توفیق دے کہ وہ اب دور ثانی میں حصہ لیں اور خدا تعالیٰ

جماعت کی بیداری

کو قائم رکھے کہ پہلی کے بعد دوسری اور دوسری کے بعد تیسری اور تیسری کے بعد چوتھی پانچ ہزاری فوج آگے آکر اس بوجھ کو اٹھاتی رہے اور قیامت تک یہ سلسلہ چلتا چلا جائے۔ بلکہ پانچ ہزار کی بجائے پھر یہ تعداد بڑھتی چلی جائے اور پانچ ہزار کے بعد دس ہزار اور دس ہزار کے بعد بیس ہزار اور بیس ہزار کے بعد پچاس ہزار کی فوج آگے آئے اور اس بوجھ کو اٹھاتی چلی جائے۔ یہانتک کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو دعا مانگی ہے۔ کہ

ایک لاکھ سپاہی

مجھے دیا جائے خدا کرے کہ ایک لاکھ نہیں بلکہ کئی لاکھ سپاہی ہمیشہ ہمیش کیلئے اسلام کی خدمت کیلئے احمدیت میں پیدا ہوتے رہیں جو تبلیغ اسلام کا بوجھ اٹھاتے چلے جائیں۔ ہم کمزور ہیں۔ ہمارے ارادے بھی کمزور ہیں۔ اور ہماری تمام کوششیں اس وقت تک بیکار ہیں۔ جب تک کہ

خدا تعالیٰ کی طرف سے مدد

اور نصرت نہ آئے۔ ہماری غریب جماعت میں سے پانچ ہزار آدمیوں کا نکلنا اور اسلام کی خدمت کے لئے مشقت اٹھا کر اور اپنے بیوی بچوں کو تکلیف میں رکھ کر سال بسال محنت کرکے۔ اور پیسہ پیسہ جوڑ کر ایسے سامان پیدا کرنا جس سے تبلیغ اسلام جاری رہے۔ خدا تعالیٰ کے نزدیک یہ اتنی مقبول قربانی ہے کہ خدا تعالیٰ نے ان کے مال میں اتنی برکت دے دی کہ اس کے فضل و کرم سے اس روپیہ سے

چارسو مربع زمین

پیدا کرنے کی طاقت مل گئی۔ جس کی آمدنی سے ہمیشہ ہمیش کیلئے دین کی خدمت ہوسکے۔ اس خدا سے میں دعا کرتا ہوں کہ وہ ہماری اس

حقیر اور کمزور قربانی

میں مزید برکت دیدے اور ہمارا یہ روپیہ قیامت تک دین کی خدمت میں لگا رہے۔ اور خدا تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم اپنے بچوں اور عزیزوں اور دوستوں کے دلوں میں یہ تحریک جاری رکھیں اور کم از کم اتنی ہی تعداد دوسرے دور میں حصہ لینے والوں کی پیدا کرسکیں۔ اور یہ تعداد بڑھتی چلی جائے۔ اور ہماری اس حقیر قربانی کے ذریعہ ایسا بیج بویا جائے جس سے ایسا درخت اُگے کہ ساری دنیا اسکے سایہ تلے آرام کرے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام روشن ہو اور خدا تعالیٰ کی بادشاہت جیسی کہ آسمان پر ہے زمین پر بھی قائم ہو۔ آمین

بعض استفسارات کے جوابات

ایک صاحب نے لائل پور کے علاقہ سے بعض استفسارات جوابات حاصل کرنے کے لئے بھیجے ہیں۔ سوالات کی طرز سے مترشح ہوتا ہے۔ یہ دوست یا تو غیر مبائع ہیں۔ یا غیر مبائعین کے خیالات سے متاثر ہیں۔ بہرحال ان کے سوالات معہ جواب درج ذیل ہیں:۔

سوال اوّل

اگر جناب کو یہ تسلیم ہو۔ کہ حضرت زکریا کی وحی پر ایمان لانا بنی اسرائیل کو ایسا ہی فرض تھا۔ جیسا کہ مسلمانوں کے لئے قرآن مجید کی وحی پر ایمان لانا فرض ہے۔ تو حل طلب سوال یہ ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد خواہ ولیہ کونسی ہو ایسی وحی جاری ہے۔ جس پر ایمان لانا حضرت زکریا کی وحی کی طرح فرض اور جزو ایمانیات ہی ہے۔ اگر حضرت زکریا کی طرح جزو ایمان وحی جاری خیال فرماتے ہیں۔ تو از راہ عنایت جواب دیویں۔ پھر قرآن مجید مکمل کتاب کیونکر ہو سکتی ہے۔ کہ باوجود قرآن مجید کے مکمل ہونے کے جزو ایمانیات وحی تو نازل ہو رہی ہے۔ اور یہ ثابت شدہ امر ہے۔ کہ فرض اور جزو ایمانیات وحی کے مجموعے کا نام بہرحال کتاب الٰہی ہوگا۔

الجواب

(۱) قرآن مجید کے بعد مومن بہ وحی یعنی ایسی وحی جس پر ایمان لانا فرض ہو۔ نازل ہونے سے قرآن مجید کا غیر مکمل ہونا لازم نہیں آتا۔ دیکھئے تورات جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دی گئی۔ وہ قوم بنی اسرائیل کے لئے ایک مکمل کتاب تھی۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ثم اٰتینا موسی الکتٰب تماما علی الذی احسن وتفصیلا لکل شیء (الانعام رکوع ۲۰) کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی کتاب میں ہر شے کی تفصیل موجود تھی۔ لیکن ایسی مکمل کتاب کے موجود ہوتے ہوئے قوم بنی اسرائیل میں پے در پے نبی آتے رہے۔ جس پر قرآن مجید کی آیت وقفینا من بعدہ بالرسل اور حدیث نبوی کلما ھلک نبی خلفہ نبی شاہد ناطق ہیں۔ ان انبیاء علیہم السلام کی بعثت کی غرض بھی قرآن مجید نے خود ان الفاظ میں بیان فرما دی ہے۔ کہ انا انزلنا التوراۃ فیھا ھدی و نور یحکم بھا النبیون الذین اسلموا للذین ھادوا (مائدہ ع ۷) یعنی خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ بے شک ہم نے تورات نازل کی۔ جس میں ہدایت اور نور ہے۔ اس تورات کے ذریعہ کئی انبیاء جو خود اسلموا کا مصداق تھے۔ یعنی تابع تورات تھے۔ قوم یہود کے لئے فیصلہ کرتے تھے یعنی ان انبیاء کی تورات سے کوئی الگ شریعت نہ ہوتی تھی۔ جو نکہ یہ سائل کو مسلم ہے۔ کہ ان انبیاء پر جو وحی نازل ہوتی تھی اس پر ایمان لانا فرض تھا۔ اس لئے انہیں تسلیم کرنا چاہیئے۔ کہ کامل کتاب کے بعد ایسی وحی کا نزول جو اسی کتاب کی تائید کے لئے ہو۔ اسی کتاب کو غیر کامل نہیں ٹھیراتا۔

پس قرآن مجید کے بعد ایسی وحی کا نزول جو مومن بہ ہو۔ یعنی جس پر ایمان لانا فرض ہو۔ مگر وہ قرآن مجید کی تائید کے لئے ہو قرآن مجید کو غیر مکمل نہیں ٹھیراتا۔ ہاں قرآن مجید کے بعد ایسی وحی نازل نہیں ہو سکتی۔ جو اس شریعت کے احکام میں کوئی کمی بیشی یا تغیر پیدا کرے۔ کیونکہ قرآن مجید کو سابقہ شریعتوں سے یہ امتیاز حاصل ہے کہ قرآن مجید مکمل ہونے کے علاوہ کامل بھی ہے۔ یعنی اسکی تعلیم نہ صرف اپنی ذات میں کامل ہے۔ بلکہ یہ شان بھی رکھتی ہے کہ اسکے اتباع سے اس کا متبع کامل وحی کا مہبط بھی ہو سکتا ہے۔ اس لئے قرآن مجید کے بعد کامل وحی کا نزول یعنی ایسی وحی کا نزول جس پر ایمان لانا فرض ہو۔ قرآن مجید کو غیر مکمل نہیں ٹھیراتا۔ بلکہ اسکی قوت افاضہ کے کمال پر دال ہوگا۔ شریعت کی تمام کتابوں سے جو آدم علیہ السلام سے لیکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک نازل ہوئیں شریعت کے خود مکمل ہونے کے ساتھ تکمیل ہونے کا شرف تا قیامت صرف قرآن مجید کو ہی حاصل ہے۔

(ب) سوال کنندہ دوست کا یہ خیال کہ ہر وہ وحی جس پر ایمان لانا فرض ہو۔ اس کا نام کتاب الٰہی ہوگا۔ ہمیں مسلم نہیں۔ کیونکہ الکتاب یا کتاب الٰہی ایک خاص اصطلاح ہے جو صرف ایسے انبیاء کی وحی سے مخصوص ہے جو نئی شریعت لائیں۔ غیر تشریعی انبیاء کی وحی اصطلاحاً الکتاب یا کتاب الٰہی نہیں کہلاتی۔ اور لا مشاحۃ فی الاصطلاح (یعنی اصطلاح میں جھگڑا نہیں کرنا چاہیئے) ایک مسلم حقیقت ہے پس اگر آپ غیر تشریعی انبیاء کی وحی کو کتاب الٰہی کہیں۔ تو یہ صرف آپ کا ذاتی خیال ہوگا۔ جو ہمیں مسلم نہیں ہاں غیر تشریعی انبیاء کی وحی جس کے نزول کی غرض الکتاب کی تائید ہوتی ہے۔ مومن بہ ضرور ہے کیونکہ خدا تعالیٰ نے قرآن مجید میں تمام انبیاء پر ایمان لانا ضروری قرار دیا ہے۔ اور ایمان لانے کی فرضیت کے بارے میں تشریعی نبی یا غیر تشریعی نبی میں کوئی تفریق کی اجازت نہیں دی۔ چنانچہ فرماتا ہے۔ ان الذین یفرقون بین اللہ ورسلہ اولٰئک ھم الکافرون حقا۔

سوال دوم

آپ کا خیال ہے کہ حضرت زکریا حضرت موسیٰ کے تابع تو تھے مگر امتی نہ تھے..... جو شخص حضرت موسیٰ کا امتی نہیں۔ وہ تابع کیونکر ہو سکتا ہے۔ نبیوں کے تابع ہونے کا مطلب ہوتا ہے کہ اس کا امتی ہو جاتا۔

الجواب

یہ سوال بھی لفظ امتی کے اصطلاحی معنے نہ سمجھنے کی وجہ سے پیدا ہوا ہے۔ ہم جب کہتے ہیں۔ کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد کئی نبی ایسے آئے جو ان کے تابع تو تھے۔ مگر امتی نہ تھے۔ تو ہماری اس سے یہ مراد ہوتی ہے کہ وہ انبیاء غیر تشریعی تھے اور انہوں نے کمال نبوت حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پیروی اور واسطہ سے نہیں پایا۔ بلکہ یہ مقام نبوت انہوں نے براہ راست حاصل کیا۔ ہاں شریعت ان کی موسیٰ علیہ السلام کی کتاب تھی۔ جس کی پیروی ان پر فرض تھی۔ سلسلہ احمدیہ میں امتی نبی کی جو اصطلاح استعمال کی جاتی ہے۔ اس میں امتی کا لفظ یہی معنی رکھتا ہے کہ ایسے نبی نے کمال نبوت اپنے نبی متبوع یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطہ اور فیض سے حاصل کیا ہے یہ مفہوم مد نظر نہ رکھنے کی وجہ سے سائل کو یہ سوال پیدا ہوا ہے۔ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام ریویو بر مباحثہ بٹالوی و چکڑالوی کے صفحہ ۸ پر تحریر فرماتے ہیں۔ "امتی ہونے کے بجز اس کے اور کوئی معنی نہیں کہ تمام کمال اپنا اتباع کے ذریعہ رکھتا ہو۔" چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے غیر تشریعی انبیاء کا کمال نبوت کسی دوسرے نبی سے مستفاض نہ تھا۔ یعنی تشریعی نبی کے اتباع کے واسطہ سے انہوں نے نبوت حاصل نہیں کی تھی۔ اس لئے وہ انبیاء براہ راست نبی ہیں۔ یعنی نبوت مستقلہ کے حامل ہیں اس لئے وہ امتی نہیں کہلا سکتے کیونکہ مقام نبوت کے لئے واسطہ بننے کا شرف صرف اسی نبی کو حاصل ہو سکتا تھا۔ جو خاتم النبیین کے مقام پر فائز ہو کر افاضۂ کمال نبوت کے لئے ایسی مہر کا حکم رکھتا ہو۔ جس سے ان کا کامل متبع حسب ضرورت مقام نبوت پا سکے۔ علاوہ ازیں غیر تشریعی انبیاء کا تشریعی انبیاء کے تابع ہونا تو امت محمدیہ کے اکابر علماء کو مسلم ہے۔ مگر غیر تشریعی نبی کو تشریعی نبی کا امتی نہ قرآن مجید میں قرار دیا گیا ہے۔ نہ احادیث نبویہ میں۔ پس اس درجہ انہیں امتی نبی نہیں کہا جا سکتا۔ اگر سوال کنندہ دوست ہر قسم کے اتباع کنندہ نبی کو متبوع کا امتی قرار دینے پر مصر ہوں۔ تو یہ ان کا ذاتی خیال ہوگا۔ جو ہمیں مسلم نہیں۔ سوال کنندہ دوست کو ذرا واتبع ملۃ ابراھیم حنیفا کی آیت پر بھی غور کر لینا چاہیئے۔ دیکھئے اس آیت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حکم دیا گیا ہے کہ آپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے طریق کا اتباع کریں۔ لیکن اس کے باوجود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کا امتی نہیں سمجھا جاتا۔ بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مستقل تشریعی نبی ہیں۔

سوال سوم

اگر حضرت زکریا علیہ السلام کی وحی میں یحکم بھا النبیون کے مطابق بعض تورات کے ہی احکام ہوں۔ [illegible] کہ حضرت زکریا کی وحی پر ایمان لانا فرض ہے۔ اور منکر وحی خارج اور جب ان ہر دو کی پوزیشنوں میں قطعاً فرق نہیں۔ تو ایک کو مطاع اور دوسرے کو مطیع کہنا اپنی عقل کو جواب دینا ہے۔

الجواب

بے شک یہ امر یقینی ہے کہ حضرت زکریا علیہ السلام پر جو وحی بھی نازل ہوئی وہ ضرور اس قابل تھی۔ کہ اس پر ایمان لانا فرض ہو۔ کیونکہ ہر نبی پر ایمان لانا از روئے تعلیم قرآن مجید فرض ہے۔ اور نبی پر ایمان لانے کے معنی ہی یہ ہیں۔ کہ جو باتیں اسے خدا سے ملی ہوں۔ ان پر ایمان لایا جائے۔ بے شک قوم بنی اسرائیل کیلئے جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام مطاع تھے۔ اسی طرح حضرت زکریا علیہ السلام اور دیگر تمام انبیاء علیہم السلام جو اس سلسلہ میں تورات کے بعد آئے۔ اپنے اپنے وقت میں مطاع تھے۔ مگر اس سے یہ کیسے لازم آیا۔ کہ یہ انبیاء جو موسیٰ علیہ السلام کے سلسلہ میں ان کے بعد ہوئے جن میں سے زکریا علیہ السلام بھی ایک تھے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مطیع نہ تھے۔ ان انبیاء کرام علیہم السلام پر ایمان لانا فرض ہونے کی وجہ سے انکی قوم بنی اسرائیل میں مطاع ہونے کی پوزیشن تو ثابت ہے۔ مگر اس سے یہ کیسے ثابت ہو گیا۔ کہ وہ کسی اور جہت سے کسی دوسرے نبی کے مطیع [illegible] نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ ان کے مطاع ہونے کی پوزیشن اور جہت اور اور لحاظ سے ہے۔ اور مطیع ہونے کی اور لحاظ سے۔ یعنی مطاع وہ قوم بنی اسرائیل کے ہوتے تھے۔ اور مطیع تشریعی نبی کے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں۔ پس ایک جہت سے انکی پوزیشن کے مساوی ہونے سے یہ کیسے لازم آ گیا۔ کہ ہر جہت سے ان کی پوزیشن مساوی ہے۔ کہ سوال کنندہ دوست غیر تشریعی نبی کو ہمارے الگ الگ جہت سے مطیع اور مطاع ماننے کو عقل کو جواب دینا قرار دیتے ہیں۔ مگر درحقیقت اس مسئلہ میں غور خود انہوں نے نہیں کیا۔ وہ زکریا علیہ السلام کی ایک دور کی مثال تو لیتے ہیں۔ مگر حضرت ہارون علیہ السلام کی مثال کو جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ کی ہے۔ مد نظر نہیں رکھتے۔ کیا حضرت ہارون علیہ السلام قوم موسوی کے مطاع نہ تھے۔ اگر تھے۔ تو پھر کیا وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مطیع نہ تھے۔ اگر وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مطیع نہ ہوتے۔ تو حضرت موسیٰ علیہ السلام افعصیت امری (کیا تو نے میرے حکم کی نافرمانی کی) کے قول سے ان کی باز پرس کیوں کرتے۔ علاوہ ازیں اگر سوال کنندہ دوست قرآن مجید کی آیت انا انزلنا التوراۃ فیھا ھدی و نور یحکم بھا النبیون الذین اسلموا للذین ھادوا پر غور فرما لیتے۔ تو انہیں ہمارے متفق ہونے میں ایسے سخت الفاظ استعمال کرنے کی ضرورت ہی پیش نہ آتی۔ کیونکہ اس آیت میں ان نبیوں کو جو تورات کے ذریعہ قوم یہود کے لئے فیصلہ کرتے تھے۔ اسلموا کا مصداق قرار دیا گیا ہے۔ یعنی ان انبیاء کو تورات کے مسلم یعنی فرمانبردار اور مطیع کی حیثیت میں پیش کیا گیا ہے۔ جس پر قطعی قرینہ یہ ہے کہ وہ ان کی اپنی قوم کوئی قوم یہود یعنی بنی اسرائیل سے الگ قوم نہ تھی۔ واٰخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

(قاضی محمد نذیر لائل پوری)

تحریک جدید کے "دفتر دوم" میں شامل ہو جائیں

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا بصیرت افروز خطبہ جو نئی پانچ ہزاری فوج کے متعلق ہے۔ آج کے اخبار میں شائع ہو رہا ہے۔ وہ احباب جو تحریک جدید کے جہاد میں شامل نہیں ہو سکے۔ ان کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہِ ترحم میعاد ۷ر اپریل تک بڑھا دی۔ وہ حضور ایدہ اللہ کے لئے دعائیں کرتے ہوئے شامل ہو جائیں

"اب ان کے لئے موقعہ ہے جو نابالغ تھے اب بالغ ہو چکے ہیں۔ اور ان کو ملازمتیں مل گئی ہیں۔ یا کام مل گئے ہیں۔ اور برسر روزگار ہیں۔ یہ موقع ان کے لئے بھی ہے جنہیں اس تحریک میں شامل ہونے کی توفیق نہیں تھی۔ مگر اب خدا تعالیٰ کی طرف سے انہیں شمولیت کی توفیق مل چکی ہے۔ یہ موقعہ ہے ان لوگوں کے لئے جو اس تحریک میں شامل ہو سکتے تھے مگر کسی بد اثر کے ماتحت وہ اس میں شامل ہونے سے محروم رہے۔ آج وہ بھی اپنے میلے کپڑے دھو لیں اور خدا تعالیٰ کی اس پاک اور صاف ستھری جماعت میں شامل ہو جائیں جس ستھری جماعت میں شامل ہوئے بغیر وہ خدا تعالیٰ کے قرب میں نہیں بڑھ سکتے۔ پس نئے شامل ہونے والوں کے لئے یہ شرط ہوگی۔ پہلے سال کے لئے کم سے کم اپنی ایک ماہ کی آمد کے برابر چندہ اور پھر اس میں ہر سال اضافہ کرتے جائیں"

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان مجاہدوں کے لئے جو گیارھویں سال کا وعدہ لکھا چکے ہیں۔ یہ ذمہ داری ڈالی ہے کہ وہ نئی پانچ ہزاری فوج میں کم سے کم ایک ایک مجاہد دیں تا اس طرح دوسری پانچ ہزاری فوج کھڑی ہو جائے۔ جو اسلام کی تبلیغ اور تائید کے لئے ایک مضبوط اور پائیدار ریزرو فنڈ قائم کرنے میں مدد دے۔ تحریک جدید کی پانچ ہزاری فوج پر جس طرح یہ ذمہ داری ہے کہ شامل ہونے والے اپنے وعدہ جلد سے جلد پورے کریں۔ کیونکہ تحریک جدید کا چندہ جس قدر جلد تر ادا ہو اسی قدر زیادہ مفید اور زیادہ ثواب کا موجب ہے۔ اسی طرح ان پر یہ ذمہ داری بھی ہے کہ وہ نئی پانچ ہزاری فوج کے لئے ایک ایک مجاہد دیں۔ جو اپنی ایک ماہ کی آمد راہِ خدا میں قربان کرے۔ اور آئندہ سالوں میں اس پر اضافہ کرتا چلا جائے۔ خطبہ میں حضور کے اس ارشاد کو پڑھ کر ہر مجاہد مصمم ارادہ کرے اور اپنے فرض سے سبکدوش ہونے کی جد و جہد کرے۔ خاکسار: برکت علی خان فنانشل سیکرٹری تحریک جدید +

مصلح موعود کی عظیم الشان پیشگوئی کے پورے ہونے کے متعلق

۲۰ر فروری کو تمام احمدی جماعتیں جلسے منعقد کریں

اللہ تعالیٰ کے نشانات کا پورا ہونا مومن کے لئے بہت بڑی خوشی کا سامان اپنے اندر رکھتا ہے۔ اور اس کے ایمان کی زیادتی کا موجب ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بعض ایسے حوادث کے موقعہ پر بھی جو دنیاداروں کے لئے حد درجہ تکلیف دہ اور پریشان کن ہوتے ہیں اس خیال سے اظہار اطمینان و مسرت فرماتے اور بذریعہ اشتہارات اعلان فرماتے کہ اللہ تعالیٰ نے ایسے حادثہ کی خبر آپ کو پہلے دے دی تھی۔ اور اس طرح یہ حادثہ گویا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک نشان ہے اس سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نشانات کے پورا ہونے پر مومن کو اس کی تشہیر اور اشاعت پر کس قدر زور دینا چاہیئے۔

جماعت احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے حال ہی میں اپنا ایک عظیم الشان نشان دکھایا ہے۔ ایسا نشان کہ جس کے ساتھ دنیا کے آئندہ نہایت اہم انقلابات اور دنیا کا مستقبل وابستہ ہے۔ جو خدا تعالیٰ کے جلال و جبروت کا مظہر اور اسلام کی شوکت کا ثبوت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خاص دعاؤں کو جو آپ نے اسلام کی شوکت و شان کے لئے فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ نے پایۂ قبولیت جگہ دے کر آپ کی نسل اور آپ کے تخم سے مصلح موعود کے پیدا ہونے کی جو بشارت دی تھی اور جس کا اعلان آپ نے ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء کو فرمایا تھا۔ وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے پوری ہو چکی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے ہمارے موجودہ امام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ پر یہ امر منکشف فرما دیا ہے کہ اس پیشگوئی کے مصداق آپ ہی ہیں۔ چنانچہ آپ اس کا اعلان فرما چکے ہیں۔

گزشتہ سال ۲۰ر فروری کو جماعت احمدیہ نے بمقام ہوشیارپور جمع ہو کر اللہ تعالیٰ کے اس نشان کے پورے ہونے کا اعلان اور اس پر اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کیا تھا۔ اس نشان کی عظمت و اہمیت کے پیش نظر ضروری ہے کہ اس نشان کی یاد کو تازہ رکھا جائے۔ اور اسے پورے زور کے ساتھ بالتفصیل اور بکرات و مرات لوگوں کے سامنے پیش کر کے احمدیت کی صداقت کے ایک ثبوت کے طور پر پیش کیا جائے۔ پس دوست اپنے اپنے ہاں اس غرض کے ماتحت ۲۰ر فروری ۱۹۴۵ء کو پورے اہتمام کے ساتھ جلسے کریں۔ جن میں مصلح موعود کی پیشگوئی کے پورے ہونے کا تفصیل سے ذکر کریں۔ اور اس نشان کی اہمیت وضاحت کے ساتھ پیش کریں۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے حال ہی میں واقفین تحریک جدید کو جو عنقریب بیرون ہند تبلیغ اسلام کے لئے جانے والے ہیں۔ مخاطب کر کے فرمایا:۔

"نشانات کے پورے ہونے پر مومن کو چاہیئے کہ اچھلے کودے۔ ان کو حد درجہ اہمیت دے کر ان کی تشہیر کرنا لازمی ہے۔ جماعت نے مصلح موعود کی پیشگوئی کے متعلق بہت سستی دکھائی ہے جس قدر توجہ دینی چاہیئے تھی۔ اتنی نہیں دی۔ اس کی اہمیت کو اچھی طرح نہیں سمجھا گیا مخصوصاً اس پیشگوئی کا خوب اظہار و اعلان کرنا چاہیئے"

پس احباب جماعت کو چاہیئے کہ ۲۰ر فروری کو ہر جگہ شاندار جلسے منعقد کریں جس میں مصلح موعود کی پیشگوئی پر ایسی زبردست تقریریں کی جائیں۔ کہ ایک طرف تو جماعت میں پہلے سے بہت زیادہ بیداری اور جوش پیدا ہو جائے۔ اور دوسری طرف سمجھدار غیر احمدی احمدیت کی طرف توجہ کرنے لگیں + (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

۱۱ر مارچ کو غیر مسلموں کے لئے یوم التبلیغ منایا جائے

گزشتہ سالوں کی طرح امسال بھی ۱۱ر ماہ امان ۱۳۲۴ ہش مطابق ۱۱ر مارچ ۱۹۴۵ء غیر مسلم صاحبان میں تبلیغ کا دن مقرر کیا گیا ہے۔ ہر احمدی کا فرض ہے کہ اس دن انفرادی طور پر زیادہ سے زیادہ غیر مسلموں تک پیغام حق پہنچائے۔

بشیر احمد بیگ نائب ناظر دعوۃ و تبلیغ

ایک مولوی صاحب کی حق پسندی اور اخلاقی جرأت

۶ر فروری ۱۹۴۵ء کو ایک غیر احمدی عالم سے جو اپنے آپ کو سہارنپور کا فارغ التحصیل فرزند کہلاتا ہے۔ وفات مسیح کے مسئلہ پر گفتگو ہوئی۔ تین چار گھنٹے کی گفتگو کے بعد غیر احمدی عالم مولوی عبد الرحمٰن صاحب امام مسجد نے دلائل سے تنگ آ کر خاکسار کے متعلق کہا۔ کہ تم اپنے عقائد میں جھوٹے ہو۔ اور میں تمہارے لئے دعا کروں گا۔ کہ اے خدا منشی احمد خاں کو ایک سال میں موت دے۔ اگر تم ایک سال میں نہ مرے۔ تو میں اپنے عقیدہ میں جھوٹا ہونے کا اقرار کر لونگا۔ میں نے تحریر مانگی۔ تو مولوی صاحب نے مندرجہ ذیل تحریر اپنے دستخط کے ساتھ دی۔ "میری دعا کے نتیجے میں منشی احمد خاں اگر کذب پر ہے۔ تو ایک سال کے عرصے میں مر جائیگا۔ اگر وہ نہ مرا تو میں جھوٹا ہوں۔ ہر دو فریقین میں سے میدانِ مباہلہ میں جو نہ حاضر ہو۔ اور جو شرائط بالا کی پابندی نہ کرے۔ وہ جھوٹا متصور ہوگا۔ اور دعا مانگنے کی تاریخ ۹/۲/۴۵ بعد از نماز جمعہ مقرر کی گئی۔

بقلم خود مولوی عبد الرحمٰن ۶/۲/۴۵"

اگرچہ مولوی صاحب کو برسر عام یہ بتایا گیا۔ کہ آپ کبھی اس قسم کی دعا نہ کریں گے۔ مگر مولوی صاحب اصرار فرماتے رہے۔ کہ دعا ضرور ہو گی۔ اور ضرور ہو گی۔ ۷ر فروری کی صبح کو مولوی صاحب کی طرف سے یہ رقعہ ملا۔ کہ دعا میں حضرت مرزا صاحب کا صدق اور کذب بھی زیر نظر ہوگا۔ اور ایک سال کی موت ضروری نہیں۔ جس کے جواب میں خاکسار خود اسی دن مولوی عبد الرحمٰن صاحب سے ملا۔ اور دریافت کیا۔ کہ کیا آپ ۹/۲/۴۵ کو دعا کرنے کے لئے تیار ہیں۔ مولوی صاحب نے فرمایا۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ آپ مجھے خواہ مخواہ اس میدان میں لانا چاہتے ہیں۔ میں نے اس وقت تحریر جلد بازی میں بلا سوچے سمجھے اور بوجہ تیزی طبیعت لکھ دی۔ مجھے اس بات پر کامل یقین نہیں۔ کہ احمدیت منجانب اللہ ہے یا نہیں۔ اس لئے اس دعا پر میں جرأت نہیں کر سکتا۔ میں نے مولوی صاحب سے اجازت طلب کی۔ کہ کیا جو جواب آپ مجھے علیحدگی میں دیتے ہیں۔ میں اسے اپنے اور آپ کے ہم عقیدہ لوگوں میں مشتہر کر سکتا ہوں۔ مولوی صاحب نے فرمایا۔ آپ کو اجازت ہے۔ میں نے مولوی صاحب کے وہی الفاظ ایک غیر احمدی کو جو مولوی صاحب سے ملنے آیا تھا۔ مولوی صاحب کی موجودگی میں بتا دیئے۔ آخر ۸ر فروری کو پھر یہ سنا گیا۔

کہ مولوی صاحب دعا ضرور کرینگے - جس میں مرزا صاحب کی نبوت اور رسالت بھی زیر نظر ہوگی۔ بالآخر جماعت احمدیہ چک ۵۶۵ جماعتی صورت میں بعد از نماز جمعہ ۹-۲-۴۵ کو مسجد اہلسنت والجماعت میں حاضر ہوئی - اور مولوی صاحب سے قسم کا مطالبہ کیا۔ جس کا جواب کم از کم ۲۰۰ نفوس میں جن میں غیر احمدی اصحاب کی کثرت تھی۔ مولوی صاحب نے یہ دیا۔

(آخری الفاظ) میں نے منشی احمد خان کو سارا معاملہ پرسوں بیان کر دیا تھا۔ مجھے احمدیت کے متعلق کامل یقین نہیں۔ کہ وہ منجانب اللہ نہیں ہے۔ بلکہ ابھی مجھے شبہ ہے۔ احمدی حضرات مجھے حضرت مرزا صاحب کی کتب پڑھائیں۔ بعد مطالعہ کسی فیصلہ پر پہنچونگا۔

ان الفاظ کے احمدی اور غیر احمدی گواہ ہیں۔ اگرچہ آخری الفاظ مولوی صاحب نے باوجود اقرار کرنے کے تحریر نہیں کئے۔ بلکہ انہوں نے اپنے غیر احمدی اصحاب میں اعلان کیا ہے۔ کہ میں کبھی ان الفاظ سے انکار نہیں کر سکتا۔ احمد خاں چک ۵۶۵ ضلع لائلپور۔

(الفضل) ہمارے نزدیک مولوی عبدالرحمن صاحب نے نہایت ہی دور اندیشی اور عقلمندی سے کام لیا ہے۔ اور ساتھ ہی بہت بڑی اخلاقی جرأت کا ثبوت دیا ہے۔ جلد بازی سے یا ضد میں آکر بلا سوچے سمجھے اس قسم کی دعا کرنا قطعاً ناپسندیدہ اور سخت نقصان رساں فعل ہے۔ اور خدا تعالیٰ کا خوف اور اسکی خشیت رکھنے والے ہر انسان کو اس سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ احمدی احباب کو چاہیئے۔ کہ مولوی صاحب موصوف کو سلسلہ کی کتب پڑھنے کے لئے دیں۔ اور اس کے لئے ہر قسم کی سہولت مہیا کریں۔

(۱۵) مجلس انصار اللہ علاقہ بیٹ بشمول انجمن کبھینی پشوال۔ جاگووال۔ چہاڑیاں زعیم مولوی میر ولی صاحب ہزاروی۔

(۱۶) بہلولپور۔ ضلع سیالکوٹ۔ زعیم چودھری مبارک احمد صاحب۔

(۱۷) اوکاڑہ۔ ضلع منٹگمری۔ زعیم چودھری رشید احمد خاں صاحب آفس قانونگوئی۔

(۱۸) ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائل پور۔ زعیم بابو محمد سعید صاحب سب پوسٹماسٹر۔

(۱۹) رتوچھ۔ ضلع جہلم۔ زعیم ملک غلام محمد صاحب

(عبدالرحیم درد قائد عمومی مرکزیہ مجلس انصار اللہ قادیان)

اعلان نکاح

میرے بھائی عزیزم شیخ منصور احمد سلمہ اللہ کا نکاح عزیزہ امتہ اللطیف بیگم بنت مکرم شیخ محمد عبداللہ صاحب مقرب پاکپتن کے ساتھ مبلغ آٹھ صد روپیہ مہر پر مورخہ ۱۳ تبلیغ ۱۳۲۴ہش کو حضرت مولوی شیر علی صاحب نے مسجد مبارک میں پڑھایا۔ احباب دعا فرمائیں کہ خداتعالیٰ اس رشتہ کو خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین۔ خاکسار ناصر احمد واقف۔ قادیان

درخواست دعا

برادر مکرم مرزا سلطان احمد صاحب ساکن قصور نے اپنی اراضیات واقعہ قصور کے حقوق ملکیت حاصل کرنے کے متعلق عدالت دیوانی میں ایک مقدمہ دائر کیا تھا۔ اب اس مقدمہ کے سلسلہ میں انہوں نے ہائیکورٹ لاہور میں سیکنڈ اپیل کی ہوئی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے۔ کہ اپیل کی حقیقی اور کامل منظوری اور کامیابی کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔ (خاکسار مرزا محمود بیگ از پٹی)

تقرر عہدہ داران مجالس انصار اللہ

ذیل کی مجالس انصار اللہ کے لئے مفصلہ ذیل عہدہ داران انصار کا تقرر منظور کیا جاتا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے۔ کہ ان کے فرائض منصبی کی سرانجام دہی میں ان کے ساتھ تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ (۲) جن جماعتوں میں ابھی تک مجلس انصار اللہ قائم نہ ہوئی ہو۔ وہاں کے امراء و پریذیڈنٹ صاحبان کو آخر فروری ۱۹۴۵ء تک جلد قائم کر لینی چاہئیں۔ قواعد و ضوابط انصار اللہ مرکزیہ دفتر انصار اللہ سے منگوا لئے جائیں۔

۱۔ مجلس انصار اللہ سمبڑیال ضلع سیالکوٹ زعیم ملک سراج الدین صاحب

۲۔ مجلس انصار اللہ رسول پور ضلع کٹک زعیم سید ضیاء الحق صاحب امیر جماعت سونگڑہ سکرٹری عبدالحکیم صاحب محلہ رسولپور۔

۳۔ بھیرہ ضلع شاہ پور۔ زعیم میاں خدا بخش صاحب محلہ لوہاراں۔

مہتمم عمومی۔ حاجی فضل الٰہی صاحب۔

" تعلیم و تربیت۔ قاضی فضل کریم صاحب

" تبلیغ۔ مستری فضل الٰہی صاحب۔

" مال۔ میاں مولا بخش صاحب۔

(۴) سندر گڑھ ضلع امرتسر زعیم چودھری نبی بخش صاحب نمبردار۔ سکرٹری ماسٹر محمد ابراہیم صاحب

(۵) چک نمبر ۲۷ الف ضلع تھرپارکر سندھ زعیم صوفی غلام محمد صاحب۔

(۶) اٹھوال۔ ضلع گورداسپور۔ زعیم چودھری دین محمد صاحب۔

مہتمم تعلیم و تربیت چودھری علی بخش صاحب

" تبلیغ چودھری کریم بخش صاحب۔

" عمومی چودھری فیض محمد صاحب۔

" مال۔ حکیم محمد ابراہیم صاحب۔

(۷) بھیرو چیچی ضلع گورداسپور۔ زعیم چودھری سلطان علی صاحب

مہتمم مال " " " "

" تعلیم و تربیت چودھری فضل احمد صاحب

" تبلیغ۔ میاں اکبر علی صاحب۔

" عمومی۔ میاں رحیم بخش صاحب۔

(۸) بریلی۔ یو۔پی۔ زعیم قاضی خلیل الرحمن صاحب

(۹) شاہجہانپور۔ یو۔پی۔ " حافظ سخاوت علی صاحب

(۱۰) V. Ran Kal Distt Cuttack زعیم سید فرقان علی صاحب

(۱۱) بہلول پور چک نمبر ۱۲۰ ضلع لائل پور۔ زعیم چودھری عصمت اللہ صاحب ممبر ڈسٹرکٹ بورڈ سکرٹری۔ چودھری عبدالمالک صاحب پنشنر تحصیلدار

" مال۔ چودھری عبدالغنی صاحب۔

(۱۲) پیر کوٹ ضلع گوجرانوالہ۔ زعیم حکیم محمد اسمٰعیل صاحب سیکرٹری۔ میاں پیر محمد صاحب۔

(۱۳) کھائی بڑہ ڈاکخانہ کوٹلی ضلع میرپور براستہ جہلم زعیم میاں فتح محمد صاحب المعروف فقا

(۱۴) کبھینی۔ شرقپور۔ زعیم چودھری محمد انور صاحب موہلنوال۔ سیکرٹری۔ محمد عبدالمجید صاحب پوسٹمین شرقپور۔

تبلیغی لٹریچر کے متعلق ضروری اعلان

جیسا کہ احباب کو معلوم ہے کہ امسال ۱۱ مارچ کو غیر مسلم اقوام میں تبلیغ کا دن ہے۔ اس موقعہ کیلئے حسب ذیل لٹریچر نہایت مفید ہے۔ احباب اسے زیادہ سے زیادہ منگوائیں اور تقسیم کریں۔ ملنے کا پتہ:۔ دفتر نشر و اشاعت نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان۔

انگریزی لٹریچر

(۱) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف "مسیح ہندوستان میں" کا انگریزی ترجمہ Jesus in India شائع کیا گیا ہے۔ قیمت فی نسخہ عہ

(۲) A Present To His Royal Highness The Prince of Wales قیمت فی نسخہ عہ

(۳) A message of Peace قیمت فی نسخہ ۲ر

(۴) Why I believe in Islam حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا لیکچر جو بمبئی سے براڈکاسٹ کیا گیا۔ قیمت فی نسخہ ۲ر

(۵) An Outline of The Ahmadiyya Community قیمت فی نسخہ ۲ر

ہندی لٹریچر

(۱) پیغام صلح ہندی قیمت فی نسخہ ۴ر

(۲) دیتا کلن یگ کا اوتار (اس زمانہ) " " ۴ر

(۳) شانتی کا اوتار " " ار

(۴) بھرم نوارن (مسئلہ تعدد ازدواج اندروئے ہندو کتب) قیمت فی نسخہ ار

(۵) نماز (ہندی) قیمت فی نسخہ ار

گورمکھی لٹریچر

(۱) ملاپ سندیش (پیغام صلح) قیمت فی نسخہ ۳ر

(۲) سادار عمول " " ۲ر

(۳) عرشی چولہ " " ۴ر

(۴) بابا نانک اور تعلیم وحدانیت قیمت فی نسخہ ۴ر

(۵) سکھ سنہیا (تمام دنیا کو ایک پیغام) قیمت فی نسخہ ۴ر

(۶) اسلام اور سکھ گرنتھ " " ار

(۷) امن عالم " " ار

اردو لٹریچر

(۱) پیغام صلح قیمت فی نسخہ ۳ر

(۲) حضرت بابا نانک اور تعلیم وحدانیت قیمت فی نسخہ ۴ر

(۳) آریہ سماج قیمت فی نسخہ ۲ر

(۴) انکشاف حقیقت (ستیارتھ پرکاش ایک چٹھی پر تبصرہ حصہ دوم) قیمت فی نسخہ عہ

(۵) موجودہ زمانہ کا اوتار قیمت فی نسخہ ۸ر

(۶) ہندو دھرم میں تعدد ازدواج " " ار

(۷) محاکمہ مابین آریہ سماج اور گاندھی قیمت فی نسخہ ۸ر

(۸) آئینہ اسلام معہ ویدک دھرم کی عکسی تصویر قیمت فی نسخہ ۱۲ر

(۹) اچھوتوں کی حالت زار " " ۳ر

(۱۰) تمام دنیا میں تبلیغ اسلام " " ۲ر

(۱۱) اچھوت ادھار اور وید شاستر " " ۳ر

(۱۲) مسلم حقوق اور ہندو راجیہ " " ۴ر

ٹریکٹ

(۱) شانتی کا اپائے (ہندی) قیمت فی سیکڑہ ۲ر

(۲) پرگنہ بٹالہ (اردو و گورمکھی)

(۳) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق بائیبل کے نشانات پورے ہو گئے

(۴) سری کرشن کا اوتار اردو

قیمت فی سیکڑہ ۸ر

ملنے کا پتہ:۔ دفتر نشر و اشاعت قادیان (پنجاب)

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

واشنگٹن ۱۶ فروری۔ بارہ سو امریکن بمبار نے آج جنگی جہازوں سے اڑ کر ٹوکیو پر بڑے زور کا حملہ کیا اور شہر پر بموں کی جھڑی باندھ دی۔ ٹوکیو کے گردونواح میں ہوائی اڈوں کو خاص طور پر نشانہ بنایا گیا۔ ایڈمرل نمٹس نے ایک بیان میں کہا کہ اس حملہ کی سکیم بہت عرصہ ہوا تیار کی گئی تھی۔ ٹوکیو ریڈیو کا بیان ہے کہ امریکن بمبار کئی گروہوں میں حملے کئے۔ اور بہت ہی ہوائی لڑائیاں ہوئیں۔ اس حملہ کی کمانڈ وائس ایڈمرل مشر نے کی۔ جو اس سے قبل فارموسا پر کامیاب حملے کر چکے ہیں۔ اور فلپائن پر اتحادی حملہ کا راستہ بھی انہوں نے صاف کیا تھا۔ ادھر تو ہوائی جہازوں نے ٹوکیو کی خبر لی اور ادھر جنگی جہازوں نے آیوجیما اور بونن کے جزائر پر گولہ باری کی۔

منیلا میں جاپانی چوکیوں کا ایا صفایا کیا جا رہا ہے۔ جزیرہ نما بتان میں امریکن فوج چار میل اور آگے بڑھ گئی ہے۔

ماسکو ۱۶ فروری۔ مشرقی محاذ پر مارشل کونیف کی فوجیں صوبہ برینڈن برگ میں داخل ہو گئی ہیں۔ برلین اسی صوبہ میں واقع ہے۔ ایک جگہ انہوں نے بتیس میل پیش قدمی بھی کر لی ہے۔ مارشل ژوکوف کی فوجوں نے ایک اور شہر دشمن سے چھین لیا۔ فرینکفرٹ کے محاذ پر روسی فوجوں کی سرگرمیوں کو روسی ہائی کمانڈ مصلحتاً مخفی رکھ رہا ہے۔ برلین سے اعلان کیا گیا ہے کہ اوڈر کے مغربی کنارے پر روسیوں نے ایک اور مورچہ بنا لیا ہے۔ مارشل ژوکاف کے اس مورچہ سے سو میل پیچھے ایک اور روسی فوج پولش کاریڈور میں پیشقدمی کر رہی ہے۔ اور اس نے ایک شہر پر قبضہ کیا ہے جو چھ ریلوے لائنوں اور آٹھ سڑکوں کا مرکز ہے کل دو سو اتحادی ہوائی جہازوں نے دن دہاڑے ڈرسڈن پر حملہ کیا۔ تا مارشل کونیف کی فوجوں کو مدد مل سکے۔ گزشتہ ۴۸ گھنٹوں میں اس شہر پر یہ تیسرا حملہ تھا۔

لنڈن ۱۶ فروری۔ آج وزیر نو آبادیات نے دار العوام میں کہا کہ شام اور لبنان کی آزادی کے متعلق فرانس کے اعلان کی تصدیق برطانی گورنمنٹ نے کی تھی۔ لیکن اس تصدیق کو برطانی گورنمنٹ کی گارنٹی قرار نہیں دیا جانا چاہیئے۔ برطانیہ کو شام اور لبنان کی آزادی کی بہت زیادہ فکر ہے لیکن یہ مسئلہ متعلقہ ممالک کے درمیان گفت و شنید سے ہی تعلق رکھتا ہے۔ یہ مذاکرات آزادانہ ہوں گے۔ اور کسی قسم کی دھمکی شام و لبنان کو نہیں دی جا سکے گی۔

ایتھنز ۱۶ فروری۔ بیس ہزار یونانیوں کے مجمع میں تقریر کرتے ہوئے مسٹر چرچل نے کہا کہ برطانی فوج نے یونان میں انارکی کو دبانے کے لئے جو خدمات سرانجام دی ہیں مجھے ان پر فخر ہے۔ یونان کا مستقبل بہت شاندار ہے

لنڈن ۱۶ فروری۔ ڈاکٹر سبا سک وزیر اعظم اور حکومت یوگوسلاویہ کے دو دوسرے ممبر یہاں سے بلگریڈ روانہ ہو گئے ہیں۔

لنڈن ۱۶ فروری۔ پولینڈ کی لنڈنی حکومت کے وزیر اعظم نے ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ جہاں تک جمہوریت کے متعلق روس کے وعدوں کا تعلق ہے اس پر ہمیں اعتبار نہیں اور پولینڈ کریمیا کانفرنس کے فیصلوں کا پابند نہیں۔

چٹاگانگ ۱۶ فروری۔ ڈوبل مورنگ کے رقبہ میں چالیس فٹ لمبی ویل مچھلی پکڑی گئی ہے جو سراندیپ کے پاس سمندر میں تھی۔ اسکو پکڑنے کے لئے بندوق کے کئی فائر کرنا پڑے کہا جاتا ہے کہ اس سے قبل اتنا بڑا جانور کبھی نہیں دیکھا گیا۔

لنڈن ۱۶ فروری۔ جرمن نیوز ایجنسی نے اعلان کیا ہے کہ ڈاکٹر گوئبلز نے اپنا ذاتی اخبار بند کر دیا ہے۔ اس اخبار کا افتتاحیہ وہ خود لکھا کرتا تھا۔ اسی وجہ سے اسے شہرت حاصل ہوئی اور وہ جرمنی کا وزیر پروپیگنڈا مقرر ہو گیا تھا

برسلز ۱۶ فروری۔ وزیر اعظم بلجیم نے اعلان کیا ہے کہ بلجیم اتحادی ممالک سے پورا پورا تعاون کرے گا۔ ہمارے ملک کی اقتصادی حالت اس وقت بہت ابتر ہے۔ اتحادیوں کو ہماری مدد کرنی چاہیئے۔

چنگکنگ ۱۶ فروری۔ حکومت چین نے کمیونسٹ پارٹی کی یہ تجویز مان لی ہے۔ کہ چین میں سیاسی اتحاد قائم کرنے کے لئے ملک کی مختلف پارٹیوں کے نمائندوں کی ایک کانفرنس منعقد کی جائے

واشنگٹن ۱۶ فروری۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ امریکن آبدوزیں بحر الکاہل میں اب تک ایک ہزار جاپانی جہازوں کو غرق کر چکی ہیں۔ ہوائی جہازوں اور جنگی جہازوں نے جو جاپانی جہاز ڈبوئے وہ اس کے علاوہ ہیں۔ ریڈیو کی اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ شاید جاپانیوں کو نکالنے پر کچھ وقت صرف ہو۔ انہوں نے شہر کے جنوبی حصہ میں مضبوط مورچے قائم کر کے ان پر توپیں اور مشین گنیں نصب کر رکھی ہیں۔

دہلی ۱۶ فروری۔ ہندوستان میں جو نئی مشینری برآمد ہو چکی ہے وہ عنقریب کام شروع کر دے گی۔ اور اس سے کوئلہ کی پیداوار میں تیس لاکھ ٹن کا اضافہ ہو جائے گا۔

دہلی ۱۶ فروری۔ ممبر ٹرانسپورٹ ممبر نے مرکزی اسمبلی میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستانی ریلیں اب قریباً سو فیصدی ہندوستان کی ملکیت ہیں۔ ریلوے مسافروں اور مال کے کرایوں میں کوئی عمومی اضافہ نہیں کیا جائے گا۔ جنگ کے آغاز سے اب تک ریلوے نے ۱۴۰۰ میل فوجی پٹڑیاں اور ۲۲۳ عارضی پٹڑیاں ہوائی میدانوں کے لئے بچھائی ہیں۔

دہلی ۱۶ فروری۔ کونسل آف سٹیٹ میں ایک ممبر نے دریافت کیا کہ حکومت کی طرف سے امریکہ میں پروپیگنڈا اکیوں کیا جاتا ہے۔ ہاؤس لیڈر نے کہا کہ جب مسز وجے لکشمی پنڈت جیسے لوگ وہاں غلط فہمیاں پھیلاتے پھرتے ہیں تو ان کی تردید ضرور ہونی چاہیئے۔

لنڈن ۱۶ فروری۔ دار العوام میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے نائب وزیر اعظم نے کہا کہ مسٹر چرچل اور جنرل فرینکو کے مابین خط و کتابت کے ناجائز طور پر قبل از وقت شائع ہو جانے کا معاملہ حکومت کے زیر تحقیقات ہے۔

واشنگٹن ۔ ۱۶ فروری۔ چلی گورنمنٹ نے جاپان کے خلاف اعلان جنگ کر دیا ہے۔

لنڈن ۱۶ فروری۔ کریمیا کانفرنس کے بعد مسٹر روزویلٹ مارسیلز (فرانس) گئے اور چند دن وہاں ٹھہرے۔

میانوالی ۱۶ فروری۔ وزیر اعظم پنجاب نے یہاں ایک تقریر کرتے ہوئے کہا کہ جنگ کے بعد جاپان سے چھینے ہوئے بعض موزوں جزائر میں پنجابی سپاہیوں کو بسایا جائیگا۔

لنڈن ۱۶ فروری۔ وزیر جنگ نے ہاؤس آف کامنز میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا روسیوں نے ۱۲ جنگی قیدیوں کے کیمپ جرمنی میں برباد کر کے دس ہزار برطانی اور برطانی کامن ویلتھ کے قیدیوں کو آزاد کرا لیا ہے۔ جرمن ان قیدیوں کو وسطی جرمنی میں لے جانے کی کوشش کرتے تھے۔

واشنگٹن ۱۶ فروری۔ آخر وہ دن آ ہی گیا کہ اتحادی ہوائی جہازوں نے لڑائی خاص جاپان میں پہنچا دی۔ آج تک اتنا بڑا حملہ ہوائی جہاز لے جانے والے جہازوں سے اڑ کر کہیں نہیں کیا گیا۔ ایک نامہ نگار کا بیان ہے کہ جاپان پر حملہ کرنے والے جہازوں کا یہ بیڑہ اتنا بڑا ہے کہ اس کی وسعت کا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا۔ امریکہ کے سب سے بڑے اور نئے ہوائی جہاز لے جانے والے جہاز کروزر اور ڈسٹرائر اس میں کثرت سے شامل ہیں۔ اور ایسے قریب پہنچ کر جاپان پر حملہ کر سکتے ہیں۔ ڈیڑھ ہزار ہوائی جہاز اڑ کر ٹوکیو اور اس پر اور اس کے آس پاس کے فوجی مقامات کو نشانہ بنایا۔ جاپان کے سمندری بیڑے کو باہر نکل کر لڑنے کا اتنا بڑا چیلنج آج تک نہیں دیا گیا تھا۔

کانڈی ۱۶ فروری۔ پندرھویں فوج کے دستے جزیرہ ریمری میں پہنچ گئے جاپانیوں کا صفایا کر رہے ہیں۔

دہلی ۱۶ فروری۔ آج کونسل آف سٹیٹ کے اجلاس میں ایک غیر سرکاری ریزولیوشن پر ووٹ لئے گئے۔ جس میں یہ سفارش کی گئی تھی کہ جن ملازمتوں کی بھرتی وزیر ہند کرتے ہیں ان کی چھان بین کے لئے ایک کمیشن بنایا جائے ۲۱ ووٹ خلاف اور چھ حق میں نکلے۔ اور ریزولیوشن کو مسترد کر دیا گیا۔

ماسکو ۱۶ فروری۔ یورپ کے مشرقی مورچہ پر مارشل کونیف کی فوجیں برسلاؤ سے ۵۶ میل دور رہ گئی ہیں

لنڈن ۱۶ فروری۔ یورپ کے مغربی مورچے پر برطانی فوج کے دستے دریائے ماس اور رائن کے درمیان سخت دباؤ ڈال رہے۔ اور ہماری فوجیں تین بڑی سڑکوں پر لڑ رہی ہیں۔

لنڈن ۱۶ فروری۔ جرمن فوجوں کے ریڈیو نے جرمن فوجوں کے نام ایک پیغام میں کہا۔ کہ آج تک دنیا کے کسی ملک پر ایسی مصیبت نہ آئی ہوگی۔ جیسے اس وقت جرمنی پر آئی ہے پناہ گزین بکثرت برلین کی طرف بھاگ رہے